

اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض

اسلام سے قبل عورتوں کی حالت

عورت کا معاشرہ کا ایک اہم جز بلکہ نصف معاشرہ ہے اس کی عدم موجودگی سے معاشرہ تو کیا ایک خاندان بھی تکمیل نہیں پاتا۔ بعد قسمتی سے گزشتہ تہذیبوں میں اس صنف کی بعض کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے نہ صرف پس پشت ڈالا گیا تھا بلکہ بعض مہذب معاشروں میں اس کو ایک مشین یا گھر کے سامان بلکہ اس سے بھی کمتر چیز کی حیثیت دی گئی تھی، انسان کو پیڑ یا برتاؤ کا کے مطابق قدیم یونان میں عورت کا درجہ اتنا گرایا گیا تھا کہ اس کی حیثیت بچہ پالنے والی باندی کی ہو کر رہ گئی تھی^(۱) اس وقت کی اس متدن تہذیب میں عورت کی ساری زندگی غلامی میں گزر جاتی تھی جب تک اس کی شادی نہ ہوتی وہ مالک یا باپ کی غلام ہوتی اور شادی ہو جانے کے بعد وہ خاوند کی غلام بن جاتی تھی، زد و کوب کرنا اور تادیبی کارروائی کرتے ہوئے غیر انسانی سزائیں دینا عیب نہیں سمجھا جاتا تھا^(۲) قدیم روم میں عورت کی حیثیت غلام کی سی ہوتی تھی اسے بازار میں بیچا اور خریداجا سکتا تھا کسی کوتاہی پر اس کو قتل کرنا کوئی قابل سزا جرم نہ تھا^(۳) قدیم عیسائیت نے بھی عورت کو انتہائی پست درجہ دیا تھا اسے شیطان کا دروازہ اور تمام خباثتوں کی جز قرار دیا گیا تھا۔ بائبل کے مطابق عورت کو چاہیے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے^(۴) نیز اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرے اور پسند نہ آئے تو طلاق دے کر گھر سے چلتا کر دے^(۵) قدیم ہندومت کے مطابق اگر عورت جھگڑا کرے تو اسے فوراً طلاق دی جائے اور اگر خاوند سے دشمنی کرتی ہو تو ایک سال انتظار کرنے کے بعد زیور اور کپڑے سب کچھ چھین کر گھر سے باہر نکال دیا جائے^(۶)

اس طرح اسلام سے ذرا قبل عرب معاشرہ میں عورت کی جو حیثیت تھی وہ بھی اتنی بھیانک تھی کہ روئکتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عرب کبھی تنگدستی کے خوف سے اور کبھی موجب عار سمجھ کر اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے۔ اسلام نے قتل بنات کو جرم عظیم بتا کر اس سفاکانہ اقدام سے روکا اور شاد خداوندی ہے:

قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ۔^(۷)

ترجمہ: تحقیق خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے قتل کیا بغیر علم کے۔ اور قیامت کی ہولناکی یا دولا کر بتایا کہ کل قیامت کو ان چھوٹی بچیوں کے ہاتھ تمہارے گریبانوں میں ہوں گے۔

و اذ ابشر احدہم بالانثیٰ ظلو وجہہ مسودا وهو کظیم (۸)

ترجمہ: اور یاد کرو وہ وقت جب زندہ گاڑھی ہوئی بچی سے پوچھا جائیگا کہ اسے کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔ اس طرح بچیوں کی پیدائش کو موجب عار سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کا بیان ہے:

واذا بشر احدہم بالانثیٰ ظل وجہہ مسودا وهو کظیم ۵ يتوارى من القوم من سوء ما بشر به ايمسکہ علی ہوت ام يدسہ فی التراب الاسماہ حکموت (۹)

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرہ (کارنگ) کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے۔ اس خبر کے رنج کی وجہ سے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے کہ آیا ذلت اٹھا کر اسے اپنے پاس رہنے دے یا اس کو مٹی میں (زندہ) گاڑ دے۔ کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر بیٹھتے ہیں۔

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا اور اس کو شفقت و محبت کا سائبان فراہم کیا۔

عورت کی حیثیت موجودہ مغربی تہذیب میں:

موجودہ مغربی تہذیب نے آزادی نسوان کی آواز بلند کی تو بجائے اس کے کہ عورت کو معاشرہ کا انفرادی قرار دے کر اس کو اس کے صحیح اور جائز حقوق دیئے جاتے اسے گھر سے باہر کر دیا گیا اور گھر جو کہ ایک چھوٹی سی حکومت تھی جس کی سربراہ عورت تھی اور جہاں پر انسانیت کی تیاری کا سامان تھا موجودہ مغربی تہذیب نے عورت کا یہ محفوظ ٹھکانہ تباہ کر کے اسے در در کی ٹھوکریں کھانے اور ذلیل و رسوا ہونے پر مجبور کر دیا ہے اب نہ اس کی عزت محفوظ ہے نہ جسم و جان۔ چند پیسوں کی خاطر یہ بک جاتی ہے۔ لٹ جاتی ہے۔ مگر جدید زمانہ (Modern Age) ہے کہ اس کو آؤج ثریا گردانتا ہے جبکہ یہ صورت حال عورت کے لئے قعر مذلت کی اتار گہرائیوں میں زندہ درگور ہونے کی علامت ہے۔ ابتدائے عیسائیت میں طلاق کا تصور نہیں تھا جیسا کہ بائبل میں ہے کہ مسیح علیہ السلام سے سوال کیا گیا "کیا جائز ہے کہ مرد ایک سبب سے اپنی بیوی کو طلاق دے دے آپ نے فرمایا کہ جسے خدا نے ملا دیا ہے اسے انسان جدا نہ کرے۔" (۱۰)

مگر بعض ناگزیر حالات میں طلاق نہ صرف طرفین کو اذیت سے بچانے کا سبب ہو سکتی ہے بلکہ معاشرہ میں سے بکاؤ ختم کرنے کا ایک موثر ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ مشرقی کلیسا نے قانون فطرت کے تحت نہ صرف طلاق کا بازار تہہ دی بلکہ ۱۹۱۰ء میں انگلستان میں مرد و عورت دونوں کو طلاق کا اختیار دیا گیا جس سے ایک بحران پیدا ہوا اور یوں طلاق کی شرح اس حد تک بڑھی کہ انگلستان کی ایک عدالت جب تعطیل کے بعد کھل گئی تو پہلے ہی روز چار ہزار ایک سو نو طلاق کی درخواستیں پیش ہوئیں (۱۱)

اسلام میں عورت کے حقوق:

اسلام نے آ کر عورت کو نہ صرف سابقہ غلامانہ تہذیبوں سے نجات دلائی بلکہ اس کو اس کے جائز حقوق اور اعلیٰ مقام دے کر رفعت و بلندی کی معراج پر پہنچایا اور مرد و زن کے حقوق کی تقسیم اور عورت کو اس کے اعلیٰ مقام دینے میں وہ ہمہ گیر اور بے بدل نظام پیش کیا جس کی نظیر پیدائش گیتی سے لے کر قیام قیامت تک ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے اس تمہید کے بعد اب اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں عورت کا کیا مقام ہے اور اس کے حقوق اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔

مرد و زن کے حقوق میں برابری:

اسلام نے مرد و زن کو حقوق میں برابری دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَ بِالْمَعْرُوفِ (۱۲)

ترجمہ: اور عورتوں کے ہر دھرم پر اسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر ہیں دستور کے موافق۔

اخروی ثواب کے اعتبار سے بھی مرد و زن دونوں ایک طرح کی جزا و سزا کے مستحق ہیں اور ان میں صنف کی وجہ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ

يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا (۱۳)

ترجمہ: اور جو کوئی عمل کرے نیک مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس ایسے لوگ داخل کئے جائیں گے جنت میں اور نہ ظلم کیا جائے گا ذرہ برابر۔

سورۃ احزاب میں ارشاد ہے:

اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَنْتَتَيْنِ وَالْقَنَتِ
وَالصُّدُقِيْنَ وَالصُّدُقَاتِ وَالصَّبِرِيْنَ وَالصَّبِرَاتِ وَالْخَشَعِيْنَ وَالْخَشَعَاتِ
وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَفَظِيْنَ وَفُرُوجَهُمْ
وَالْحَفَظَاتِ وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّاجْرًا عَظِيْمًا (۱۴)

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد

کرنے والے اللہ کو بہت زیادہ اور یاد کرنے والی عورتیں تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر بڑا۔

اسی طرح برے عمل میں بھی دونوں برابر ہیں ارشاد باری ہے

والمسارق والمسارقة فاقطعوا ايديهما جزاء بما كسبتا نكالا من الله (۱۵)

ترجمہ: اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت سو کاٹو ہاتھ ان دونوں کے یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

نیز ارشاد ہے:

الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة (۱۶)

ترجمہ: بدکاری کرنے والی عورتیں اور بدکاری کرنے والے مرد سو مارو ہر ایک دونوں میں سے سو سوزے۔

قرآن کریم سے بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔

ارشاد ہے: وللرجال عليهن درجة (۱۷)

ترجمہ: اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔

مگر یہ فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ مرد پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں وہ عورتوں کی جان و عزت کے محافظ ہیں اور اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں پھر عورت جسمانی ساخت کے اعتبار سے بھی مرد سے کمزور اور کم تر ہے چنانچہ مخصوص جسمانی ساخت کے اعتبار سے جو مردوزن میں فطری فرق ودیلت کیا گیا ہے اس کی وجہ سے بظاہر حقوق میں اونچ نیچ نظر آتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کو اس کے جائز حقوق نہیں دیئے گئے ہیں جس طرح ایک ڈاکٹر کہتا ہے ناخن کے مقابلہ میں آنکھ کی زیادہ حفاظت کرنی چاہیے تو کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک جسم کے اعضاء میں فرق کیا گیا اس طرح اسلام نے جو مردوزن کے حقوق میں مرد کو جو معمولی برتری دی ہے وہ عورت کی مخصوص جسمانی و ذہنی تفاوت کی وجہ سے ہے۔ (۱۸)

اب ذیل میں عورتوں کے ان حقوق کو بیان کیا جاتا ہے جو اسلام نے ان کو دیئے ہیں۔

۱۔ زندہ رہنے کا حق

پہلے بیان ہوا کہ دور جاہلیت میں عرب کے سنگدل معاشرہ میں لڑکیوں کو زندہ دھڑ کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے آ کر نہ صرف اسے زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ لڑکی کی پیدائش کو باعث رحمت بتایا اور ان کے ساتھ حسن و سلوک پر جنت کا وعدہ کیا گیا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں:

من كانت له انثى فلم يبدھا ولم يهينها ولم يوثر ولدها عليها يعنى الذکور الدخل

ترجمہ: جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور اس کی حقارت نہ کرے اور نہ اس پر لڑکے کو ترجیح دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

نیز بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا:

من بلی من هذه البنات شيئا فأحسن البهت كن له مسترا من النار^(۳۰)

ترجمہ: جو کوئی لڑکی کی پیدائش کی آزمائش میں ڈالا گیا اور وہ اس لڑکی کے ساتھ محبت و مہربانی کا سلوک کرے تو وہ دوزخ کے عذاب اور اس کے درمیان حائل ہو کر پردہ بن جائے گی۔

۲۔ پرورش کا حق

اسلام نے ہر بچے کو یہ حق دیا کہ اس کی پرورش کی جائے اور اس کی ضروریات مثلاً خوراک و پوشاک اور صحت کا خیال رکھا جائے اس سلسلے میں لڑکے کی پرورش کو تو بطیب خاطر قبول کیا جاتا مگر لڑکی کی پرورش میں سردمہری سے کام لیا جاتا ہے اسلام نے لڑکی کی پرورش میں زیادہ اجر و ثواب بتایا ہے حضرت انسؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة أنا وهو كهاتين وضم أصابعه^(۳۱)

ترجمہ: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔

اس طرح ایک اور حدیث شریف میں حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اقدس کی روایت نقل فرماتے ہیں:

من كان له ثلاث اخوات او بنتان او اختان فأحسن صحبتهن وانفق

الله فله الجنة^(۳۲)

ترجمہ: جس کی تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۳۔ تعلیم کا حق

اسلام نے علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں عورت کو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اسے اس کا حق قرار دے کر اس کے حصول کی پر زور تاکید کی ہے چنانچہ ایک جگہ قرآن میں براہ راست عورتوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔

واذ كن من هاتين في بيوتكن من آيت الله والحكمة^(۳۳)

ترجمہ: جو کچھ تمہارے گھروں میں قرآن و حدیث میں سے یہاں ہوا ہے یاد رکھا کرو۔

اس طرح ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت ابوسعید خدریؓ رسول اکرمؐ سے ارشاد نقل فرماتے ہیں:

من عال ثلاث بنات فادبهن وزوجهن واحسن المهن فله الجنة (۲۳)

ترجمہ: جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی اور (تعلیم و تربیت کے ذریعہ) ان کو ادب سکھایا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو اس کے لئے جنت ہے۔

اسلام کا سیدہ تعلیم کے باب میں اتنا وسیع ہے کہ اس نے نہ صرف اپنی بچیوں کے بارے میں تعلیم کی تاکید کی ہے بلکہ لوٹری اور غلاموں کو بھی تعلیم کا مستحق قرار دے کر اسے اجر و ثواب کی چیز بتایا ہے چنانچہ علامہ ابن عبداللہ اپنی کتاب میں آپ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

ایما رجل کانت عنده ولیدة فعلمها فأحسن تعلیمها وادبها فأحسن تأدیبها ثم

اعتقها وتزو جها فله اجران (۲۴)

ترجمہ: جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے اچھے طریقہ پر علم سکھائے اور عمدہ ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

۴۔ نکاح میں خاوند کے انتخاب کا حق

اسلام سے قبل عورت اپنے نکاح اور خاوند کے انتخاب میں لب کشائی کی اجازت نہیں تھی اور اگر کوئی عورت اس سلسلے میں کوئی بات کرتی تو اس کو بے غیرتی اور آوارگی کی علامت تصور کیا جاتا تھا اگرچہ والدین اور سرپرست رشتے کی نزاکتوں کو لڑکی سے بہتر سمجھتے ہیں تاہم تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات ان کا یہ کلی اختیار لڑکی کو ذاتی مفادات کی تکمیل میں تباہی کے دھانے پہنچا دیتا ہے اس لئے شریعت نے عورت کو یہ فطری حق دیا کہ وہ زندگی کا سفر طے کرنے کے لئے اپنے لئے بہتر رفیق حیات کا انتخاب کر سکے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرمؐ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

لا تنکح الایم حتی تسامرو لا تنکح البکر حتی تستأذن (۲۵)

ترجمہ: کسی بیوہ یا مطلقہ کا نکاح نہیں کیا جائے جب تک کہ وہ خود اس کے بارے میں کہہ نہ دے اور کسی دوشیزہ کا نکاح نہیں کیا جائے گا جب تک اس سے اس کی اجازت نہ لے لی جائے۔

اگر کسی عورت کا ولی اس کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دے تو نکاح کا عدم سمجھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت خضاء بنت حزام کا نکاح ان کی مرضی کے خلاف ان کے باپ نے کر دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ نکاح ختم کر دیا۔ (۲۶) نیز نابالغ لڑکی چونکہ ناسمجھ ہوتی ہے اس لئے اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر سکتا ہے تاہم اگر لڑکی کو ناپسند ہو تو بالغ ہوتے ہی اسے اس عقد کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

۵۔ مہر کا حق

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں مہر کا تصور موجود نہ تھا بلکہ عورت کو نہیں ملتا تھا بلکہ اس کا

ولی اسے اپنا حق سمجھ کر ہتھیا جاتا۔ عورت کا مہر ختم کرنے کی ایک صورت یہ تھی کہ لڑکی کے بدلے میں لڑکی دے دی جاتی اور ایک لڑکی کو دوسری لڑکی کے مہر کا بدلہ قرار دیا جاتا اور دونوں میں سے کسی کو بھی مہر نہ ملتا۔ اسے شغار کہا جاتا تھا اسلام نے اس ظالمانہ رسم کو ختم کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں۔

نہی رسول اللہ ﷺ عن الشغار ^(۲۸)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

قرآن نے ان تمام زیادتیوں کا دروازہ بند کر کے مہر کو صرف عورت کا حق قرار دیتے ہوئے حکم دیا۔

وا اتوا النماء صدقا تهن نحلۃ ^(۲۹)

ترجمہ: عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔

علامہ ابوبکر حصصؓ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ان المہر لہا وحی المستحقۃ لہ۔ لاحق للولی فیہ ^(۳۰)

ترجمہ: مہر عورت کی ملکیت ہے وہی اس کی مستحق ہے اس کے سرپرست کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

۶۔ نان و نفقہ کا حق

اسلام نے خاوند کے ذمہ یہ بات ضروری قرار دی ہے کہ وہ بیوی کا نان و نفقہ اپنی حیثیت کے مطابق دیا کرے۔ اس میں خوراک پوشاک علاج اور رہنے کے لئے مکان جیسی بنیادی ضروریات شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

وعلى المولود له رزقهن وكسوتهن بالمعروف ^(۳۱)

ترجمہ: بچے کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کا کھانا اور پوشاک دستور کے موافق دیا کرے۔

اسی طرح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اتقوا الله فى النساء فانكم اخذتموهن بامانة الله واستحللتم فروجهن بكلمة الله

ولهن عليكم رزقهن وكسوتهن بالمعروف ^(۳۲)

ترجمہ: عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اسلئے کہ تم نے ان کو امانت الہی کے طور پر قبول کیا ہے اور ان کے ساتھ تمہارا ہمبستری کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جائز ہوا ہے (لہذا) ان عورتوں کا کھانا پینا اور لباس تم پر دستور کے موافق لازم ہے۔

۷۔ بہتر سلوک اور حسن معاشرت کا حق

عورت شادی کے بعد اپنے خاندان سے عملاً کٹ جاتی ہے اور خاوند کے گھر کی ہو جاتی ہے ایسے میں وہ خاوند کے رحم و کرم پر ہوتی ہے۔ اسلام نے تاکد کی ہے کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے کام لیا جائے اور ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے درگزر کیا جاوے۔ قرآن پاک میں ہے۔

و عاشرهن بالمعروف (۳۳)

ترجمہ: اور تم ان عورتوں کے ساتھ نہایت اچھے طریقہ سے گزر بسر کرو۔

حدیث شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل فرماتی ہیں:

خیر کم خیر کم لا ہلہ وانا خیر کم لاہلی (۳۴)

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے حق میں بہترین ہوں۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل فرماتے ہیں:

ان من اکمل المؤمنین ایمانا احسنهم خلقا و اطفہم باہلہ (۳۵)

ترجمہ: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنی بیوی پر زیادہ مہربان ہو۔

۸۔ کاروبار اور ملکیت کا حق

اسلام نے عورت کو کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کی اجازت دی ہے اس کے لئے تجارت، زراعت، ملازمت، درس و تدریس وغیرہ سب جائز کاموں کی اجازت دی ہے قرآن پاک میں ہے۔

للرجال نصیب مما اکتبوا وللنساء نصیب مما اکتبن (۳۶)

ترجمہ: جو کچھ مردوں نے کمایا اس کے مطابق انکا حصہ ہے اور جو عورتوں نے کمایا اسکے مطابق عورتوں کا حصہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسب معاش بھی اختیار کر سکتی ہیں اور مال کے کمانے کے بعد اس کی مالک بھی بن جاتی ہیں تاہم اسلام نے کمانے کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے اور اس کے لئے عورت کو مجبور نہیں کیا۔ مغرب نے عورت کو معاشی حق نہیں دیا بلکہ اسے کمانے پر مجبور کر دیا اور گھر سے باہر نکال کر اس کی رسوائی کی ہے اسلام نے پردہ اور حفاظت عفت کی شروط کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے۔

۹۔ کاروبار اور ملکیت کا حق

اسلام سے قبل عرب کے معاشرہ میں عورت کا وراثت میں کوئی حق نہیں تھا بلکہ یہ ظلم کی انتہا تھی کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کے رشتہ داروں میں سے کوئی اس عورت کے سر پر چادر ڈال دیتا یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ اس عورت کا وارث ہو گیا۔ گویا عورت دیگر ترکہ اور جانوروں کی طرح تقسیم میں کسی کے حصہ میں آ جاتی۔ (۳۷) اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ترکہ میں حصہ کا حقدار ٹھہرایا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقریون وللنساء نصیب مما ترک

ترجمہ: مردوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ یہ حصے اللہ پاک کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔ شریعت نے ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر رکھا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد اپنے اوپر بھی اور اپنی بیوی پر بھی خرچ کرتا ہے جبکہ بیوی صرف اپنی ذات پر خرچ کرتی ہے اور اگر شادی ہو جائے تو پھر اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہو جاتا ہے۔ (۳۱)

۱۰۔ تنقیہ و احتساب کا حق

اسلام نے عورت کو حکمرانی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے بوجھ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ وہ اس بوجھ کی متحمل نہیں ہے۔ تاہم اسے نیکی کی اشاعت اور برائی کی روک تھام میں مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا ہے۔ ارشاد ہے:

والمؤمنون والمؤمنات بعضهم اولیاء بعض یاہرون بالمعروف وینہون عن المنکر (۳۲)

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں (نیکی کے کاموں میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں یہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔

چنانچہ اس کا تقاضا ہے کہ وہ غلط کام پر تنقید کر کے اس کی اصلاح کرے۔ اس طرح وہ حدود و قصاص کے علاوہ دیگر معاملات میں قاضی کے عہدہ پر فائز بھی ہو سکتی ہے ہدایہ میں ہے:

يجوز قضاء المرأة فی کل شئی الا فی الحدود والقصاص (۳۳)

حضرت عمرؓ کا قصہ تاریخ میں محفوظ ہے کہ انہوں نے وعظ میں مہر کی زیادہ مقدار مقرر کرنے سے منع فرمایا تو ایک بوڑھی عورت اٹھی اور کہا کہ آپ کا فیصلہ قرآنی آیت کے خلاف ہے ارشاد باری ہے:

وایتیم احداھن قنطار افلاتاخذوا منہ شیاً (۳۴)

ترجمہ: کہ اگر تم نے ان عورتوں کو مہر میں ڈھیر سا رامال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا:

کل الناس اعلم من عمر حتی العجائز (۳۵)

ترجمہ: سارے لوگ عمر سے زیادہ علم رکھتے ہیں یہاں تک کہ بوڑھیاں بھی علم میں اس سے بڑھ کر ہیں۔

مسلمان عورت کے فرائض

جس طرح ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے حقوق (Rights) دیئے ہیں اس طرح اس کے ذمہ کچھ فرائض (Duties) بھی عائد کئے۔ یہی فرائض دوسرے مسلمان کے حقوق ہیں جو اسے باحسن طریقہ ادا کرنے چاہئیں آئیے

دیکھتے ہیں اسلام نے عورت کے ذمہ کیا فرائض عائد کئے ہیں۔

۱۔ خاوند کی اطاعت و احترام

خاوند کو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور یہ فضیلت اس بات کی تقاضی ہے کہ انکی خدمت و اطاعت اور احترام کیا جائے چنانچہ اطاعت گزار اور وفا شعار بیوی کو جنت کی خوشخبری ملی ہے حضرت ام سلمہؓ حضور کا ارشاد نقل کرتی ہیں:

ایھا امراۃ ماقت و زوجھا عنھا راض دخلت الجنة (۳۳)

ترجمہ: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

دوسری روایت میں حضرت انسؓ سے منقول ہے۔

المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها واحصنت فرجها و اطاعت بعلها

فلتدخل من ای ابواب الجنة شاءت (۳۴)

ترجمہ: عورت جب پانچ وقت نماز ادا کرتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو یہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

۲۔ خاوند کے لئے آراستگی و زیبائش

انسان میں فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش رکھی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے مرد و عورت دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ضرورت گھر پر پوری ہو تو نہ مرد بے راہ روی اختیار کرے اور نہ عورت بد چلن بنے۔ ان تعلقات کی استواری کے لئے ضروری ہے کہ مرد و عورت دونوں ایک دوسرے کی طرف راغب ہوں۔ بیوی کو چاہیے کہ جہاں وہ خدمت و اطاعت کے ذریعہ خاوند کا دل موہ لے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے اسراف و تبذیر سے ہٹ کر جائز حد تک آرائش و زیبائش بھی اختیار کرے تاکہ مرد اس کی طرف متوجہ ہو اور اسہ ذہن کسی دوسری عورت کی طرف نہ جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

انی اتذین لامراتی کما تتزین لى (۳۵)

ترجمہ: میں اپنی بیوی کیلئے زیب و زینت اختیار کرتا ہوں جیسے کہ وہ میرے لئے زیب و زینت اختیار کرتی ہے۔

تاہم یہ چیز خاوند تک محدود ہے اور غیر مردوں کے سامنے یا گھر سے باہر حسن نمائی اور زینت کی نمائش حرام

اور زہر قاتل ہے۔

چھوٹا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو وہ معاشرہ کا ایک اہم فرد بنتا ہے اگر اس کی پرورش اور تربیت اچھی طرح کی گئی تو وہ ایک فعال اور کارآمد اکائی بنتا ہے ورنہ معاشرہ کے لئے فتنہ و فساد کا باعث بن کر لوگوں کی ناک میں دم کر دیتا ہے۔ لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر پرورش اور تربیت کرے تاکہ اولاد اس کے لئے دنیا کا سہارا اور آخرت کے اجر و ثواب کا باعث بنے۔ حضرت انسؓ رسول اکرمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو كهاتين وضم اصابعه^(۴۷)
ترجمہ: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔

دوسری جگہ حضرت ابن عباسؓ رسول اکرمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:
”جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا سا نام رکھ دے اور اسے عمدہ ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرادے۔“^(۴۸)
۸۔ عفت و عصمت کی حفاظت:

عفت و عصمت عورت کا سب سے بڑا قیمتی سرمایہ ہے جس کی حفاظت اس کی ذمہ داری ہے۔ قرآن پاک میں اس کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ ارشاد ہے:

وقل للمؤمنات يغضضن من ابصارهن ويحفظن فروجهن^(۴۹)
ترجمہ: آپؐ مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔
بے راہ روی کی پہلی سیڑی نظر کا غلط استعمال ہے اس لئے حدیث میں ہے:

لعن الله الناظر و المنظور اليه^(۵۰)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے۔
عورتوں کو نامحرم مردوں کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے ان الفاظ میں ممانعت کی گئی ہے۔

لا يخلون رجل بامرأة الا كانت ثالثها الشيطان^(۵۱)

ترجمہ: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان شیطان آ موجود ہوتا ہے۔
۵۔ مال خرچ کرنے میں اعتدال:

نان نفقة خاوند کے ذمہ ہے مگر شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ نان و نفقہ دیگر اخراجات خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہوں گے۔ ارشاد ہے:
© rasailojaraid.com
علی الموسع قدره وعلی المقتر قدره^(۵۲)

ترجمہ: مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق ہے اور تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق۔

قرآن نے بتایا ہے کہ اسراف کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ اس لئے عورت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق گھر کر خرچ چلائے اور اس میں سے کوئی چوری نہ کرے نیز بناؤ سنگھار کے سامان اور نمود و نمائش کے لباس جیسا غیر ضروری اشیاء پر خاوند کا پیسہ خرچ نہ کرے تاکہ خاوند کو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا نہ پڑے اور نہ ہی حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے پڑنے کا موقع آئے۔

حوالہ جات

- ۱۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ج ۱۹ ص ۹۰۹-۱۹۸۳ ماہیہ بشن ۲۔ اسلام کا معاشرتی نظام از امین علی شاہ ص ۵۵۱۳۸/۱۲۷
- ۳۔ اسلام کا معاشرتی نظام از امین علی شاہ ص ۵۵۱۳۸/۱۲۷ ۴۔ بائبل۔ کنفی۔ ۱۔ کرنتھوں ۱۱-۱۰
- ۵۔ بائبل احقاء ۱-۲۳ ۶۔ منسوقی ۹: ۷۷-۸۱ ۷۔ الانعام: ۱۳۰
- ۸۔ التکویر: ۸-۹ ۹۔ النحل: ۵۸-۵۹ ۱۰۔ النحل: مٹی ۱۹-۶
- ۱۱۔ زم زم۔ لاہور ۷۲۔ اکتوبر ۱۹۵۴ء ۱۲۔ البقرہ: ۲۲۸ ۱۳۔ النساء: ۱۲۳
- ۱۳۔ فلا حزاب: ۳۵ ۱۵۔ المائدہ: ۲۸ ۱۶۔ النور: ۳
- ۱۷۔ البقرہ: ۲۲۸ ۱۸۔ خاتون اسلام۔ از مولانا وحید الدین خان۔ ص ۵ ۱۹۔ ابوداؤد کتاب الادب
- ۲۰۔ بخاری کتاب الادب/مسلم کتاب التمر ۲۱۔ مسلم ابواب البر واصلہ ۲۲۔ ترمذی ابوداؤد
- ۲۳۔ فلا حزاب: ۳۳ ۲۴۔ ابوداؤد کتاب الادب ۲۵۔ ابن عبد البر جامع بیان العلم وفضلہ ص ۱۰۷
- ۲۶۔ بخاری کتاب النکاح ۲۷۔ بخاری کتاب النکاح ۲۸۔ بخاری کتاب النکاح باب الفشار۔
- ۲۹۔ النساء: ۴ ۳۰۔ بھاس: احکام القرآن ج ۲ ص ۶۹ ۳۱۔ البقرہ: ۲۳۳
- ۳۲۔ صحیح مسلم کتاب الحج ۳۳۔ النساء: ۱۹ ۳۴۔ ترمذی ابواب البر واصلہ
- ۳۵۔ ترمذی ابواب البر واصلہ ۳۶۔ النساء: ۳۲ ۳۷۔ امام محمد الدین ازیٰ تفسیر کبیر ج ۳ ص ۱۷۹
- ۳۸۔ النساء: ۷ ۳۹۔ علامہ رشید رضا مفسر تفسیر المنارج ج ۳ ص ۳۰۶ ۴۰۔ التوبہ: ۷۱
- ۴۱۔ الرضیانی حدیث ج ۳ ص ۱۳۰ ۴۲۔ النساء: ۲۰ ۴۳۔ فتح الباری ج ۹ ص ۱۶۱
- ۴۴۔ ترمذی ابواب التمر ۴۵۔ ابو نعیم حلیہ الاولیاء ۴۶۔ تفسیر قرطبی ج ۳ ص ۱۲۳
- ۴۷۔ مسلم کتاب الادب ۴۸۔ مشکوٰۃ: ج ۲ ص ۱۷۰ ۴۹۔ النور: ۳۱
- ۵۰۔ البصیری فی شعب الایمان ۵۱۔ مشکوٰۃ: ج ۲ ص ۱۷۰